پروفیسر محمد حمزہ نعیم (فاضل ریاض یونیورسٹی۔ شعبہ عربی گورنمنٹ کالج جھنگ)

حج بیت اللہ

۹ ذی الحجہ کو یا ۸ ذی الحجہ کو؟ ایک لمحہ فکریہ

اس مضمون میں برقی تقویم کراچی، سردار عالم جنتری، زنجانی جنتری و دیگر مستند حوالوں کے علاوہ پاکستان اور سعودی عرب میں مختلف مقامات پر ذاتی مشاہدات سے مدد لی گئی ہے۔

جن لوگوں نے ۶ جنوری ۲۰۰۰ء کی شام ہلال عید نظر آنے کی شہادت دی اور ۷ جنوری کو عید الفطر منائی وہی لوگ ۶ مارچ کی شام غرۂ ذی الحج کا اعلان بھی کر دیں گے اور سعودی عرب و دیگر ممالک کے علاوہ پاکستان کے ان علاقوں میں جہاں سعودی عرب کی رؤیت کی گواہی کو حتمی قرار دیا جاتا ہے وہاں عید قربان ۱۶ مارچ ۲۰۰۰ء کی صبح منائی جائے گی۔ لیکن کیا وہ اپنے جانور ۱۰ ذی الحجہ کو ہی ذبح کریں گے یا ایک دن پہلے ہی کرلیں گے اور کیا ۱۵ مارچ کو واقعتاً یوم عرفہ/یوم الحج ہوگا یا عیسائیوں یہودیوں کی طرح کہ انہوں نے ایک سال پہلے ہی تیسری ہزاری شروع ہونے کا اعلان کر دیا ہے اور ۲۰۰۰ء کو اکیسویں صدی کا پہلا سال شمار کر رہے ہیں۔ یہ گتھی ہے نہ سلجھنے کی، نہ سلجھانے کی...... یعنی کہتے ہیں کہ ۱۹۹۹ء کی دسمبر کی آخری تاریخ پر بیس صدیاں ختم ہو گئیں۔ بیس کو سو سے ضرب دیں تو کیا انیس سو ننانوے بنتا ہے؟ خیر یہ تو ان کا معاملہ ہے۔ اپنا تو چودہ صدیوں بعد بیسواں سال ختم ہو رہا ہے۔ یہ ایک جملہ معترضہ تھا۔ عرض کر رہا تھا کیا ۶ مارچ کی شام رؤیت ہلال ممکن ہے تو اس کا جواب منفی میں ہے۔ ۶، مارچ کو دس بج کر اٹھارہ منٹ پر اجتماع نیرین ہے یعنی نیا چاند پیدا ہوگا اس دن شام کو کراچی میں غروب شمس ساڑھے چھ بجے کے قریب ہے یعنی نئے چاند کی عمر سوا آٹھ گھنٹے ہو گی سعودی عرب میں دو گھنٹے مزید جمع کر لو اور اقصیٰ مغرب میں اگر چھ گھنٹے اور جمع کر لیے جائیں تو چاند کی عمر چودہ گھنٹے ہی بنے گی اس طرح رؤیت ہلال ناممکن ہے۔ جب رؤیت ہلال کا امکان ہی نہیں ہے تو ہلال نظر کیسے آجائے گا اگر شہادت کی بات ہے تو میں آج دو ماہ پہلے شہادت دیتا ہوں کہ چاند پیدا ہو چکا ہو گا مگر سوال تو آنکھوں دیکھنے کا ہے جو قطعاً ممکن نہ ہو گا۔ نئے چاند کی عمر جب تک اٹھارہ سے چوبیس گھنٹے نہ ہو جائے وہ انسانی آنکھ میں نہیں آتا البتہ ریاضی کے حسابات/علم ہیئت الافلاک کے ماہرین اپنے علم اور حساب میں اسے دیکھ لیتے ہیں۔

ایک اور دلیل: سائنسی علوم کہتے ہیں کہ جب سورج اور زمین کے بالکل درمیان میں چاند آجائے تو سورج گرہن ہو جاتا ہے چاند ایسے میں تحت الشعاع ہوتا ہے نظر نہیں آسکتا اور اس نقطۂ گرہن سے کم از کم اٹھارہ گھنٹے بعد اگر دوسرے روز غروب شمس کا وقت ہو تو وہ نظر آجاتا ہے اب ۵ فروری ۲۰۰۰ء کی شام چھ بج کر چار منٹ نقطہ گرہن کا وقت ہو گا اس وقت لاہور میں ہلال پیدا ہی نہ ہوا ہو گا اور کراچی میں ہلال کو پیدا

ہوئے تقریباً اٹھارہ منٹ گزرے ہوں گے چاند یعنی ہلال ذی قعدہ نظر نہ آسکے گا البتہ دوسری شام یعنی چھے فروری کی شام چاند کی عمر چوبیس گھنٹے اٹھارہ منٹ ہو جائے گی لہٰذا ذی قعدہ کی پہلی شب رویت ہلال ہو گی مگر عرب ممالک نیومون سسٹم کی پیروی میں اور ہمارے بعض پشتون حلقے ان کی پیروی میں چاند نظر آنے کا اعلان کر دیں گے۔ مگر حلفاً کہا جا سکتا ہے کہ رویت ہلال ناممکن ہے جغرافیائی اور فلکیاتی حقائق کا انکار ممکن نہیں ہوتا "ذالک تقدیر العزیز العلیم" یہ ہیں (طے شدہ) اندازے اُس غلبے والے خوب علم والے کے"۔

عید الاضحیٰ آنکھوں دیکھے چاند کی رو سے عرب و عجم، جاپان سے یورپ اور امریکہ تک جمعۃ المبارک ۱۷، مارچ ۲۰۰۰ء کو ہو گی مگر جیسا کہ عرض کیا ہے عرب ممالک اور ہمارے بعض مخلص دیندار پشتون حلقے ۱۶ مارچ خمیس کے دن قربانیاں کر ڈالیں گے۔ اللہ پاک بے نیاز ذات ہے دعا ہے کہ وہ ہماری کوتاہیوں سے صرف نظر فرما کر ہمارے حج اور ہمارے قربانیاں قبول فرمائے مگر جو علماء اور اہل علم و بصیرت لوگ جانتے بوجھتے حدیث رویت کو نظر انداز کر کے نیومون نظریہ کے مطابق ایک دن پہلے قربانیاں کروانے کا ذریعہ بنیں گے وہ اللہ اور اس کے رسول کے سامنے کیا جواب دیں گے۔ وہ خوب سوچ لیں، خوب غور کر لیں۔ یہ ایک کمزور سی شاید پہلی آواز ہے جو میں نے لگائی ہے اللہ ہی اسے پہنچانے والا ہے۔ حج جیسے شعار اسلام اور اہم فریضے کو جو سعادت مندوں کو ہی زندگی میں ایک بار ملتا ہے اور نہ معلوم کتنی بار تڑپنے پھڑکنے اور مانگتے رہنے کے بعد ملتا ہے۔ مخلص ترستی نگاہوں والے مسلمانوں کی زندگی بھر کی جمع شدہ پونجی خرچ کر کے ملتا ہے پھر اس قیمتی فریضے کو جو ساری زندگی کے گناہوں کو دھو ڈالے اس شعار اسلام کو وقت سے چوبیس گھنٹے پہلے ۸، ذی الحجہ (جو ان کے زعم میں ۹، ذی الحجہ ہو گی) کو ادا کرنے کا اعلان کر دینا اور اصل ۹، ذی الحجہ کو عرفات میں ایک لمحہ کے لیے بھی نہ جانا کتنی بڑی محرومی ہے۔ سعودی ارباب بست و کشاد تک ہماری پہنچ نہیں مگر کیا ہماری مسلم حکومتوں اور ہمارے مستند جید علما کی بھی ذمہ داری نہیں کہ وہ حکومت سعودی عرب کی منت خوشامد کر کے افہام و تفہیم کے ذریعے اسے اصل تاریخ ۹، ذی الحجہ پر لائے، حدیث رویت یاد دلائے اور انما النسیٔ زیادۃ فی الکفر والی تہدید یاد دلائے۔ تجدد پسندی کی اس چھوٹی سی غلطی سے کیا لاکھوں مسلمانانِ عالم کا فریضۂ حج خراب نہیں ہو جاتا، اس کی ذمہ داری کس پر ہے؟ بقول شاعر۔

ع...... تو مشقِ ناز کر خونِ دو عالم میری گردن پر

فھل من مدکر؟ یا معشر العلماء بینوا توجروا! یا اولی الابصارا! یا اولی الالباب!

آخر میں پھر عرض کروں گا ۶، جنوری کی شام ہلالِ عید الفطر کی رویت دنیا میں کہیں ممکن نہ تھی، ۵، فروری کی شام ہلالِ ذی قعدہ نظر نہیں آسکتا، ۶، مارچ کی شام ذی الحجہ ۱۴۲۰ھ کا ہلال دنیا کے کسی کونے گوشے میں سر کی آنکھوں سے نظر آنے کا امکان ہی نہیں۔

پاکستان کے مستند جید علمائے کرام خلوصِ دل کے ساتھ افادۂ امت کی غرض سے ان علمائے کرام

بقیہ 20 پر